International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قاضی ابن العربی کا احکام القرآن میں منہج واسلوب ایک تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Method and Style of Qazi Ibn Al-Arabi in Ahkam-ul-Quran

1. Dr. Sadia Noreen,
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The Government Sadiq College Women University Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: sadianoreen611@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8627-8665

2. Dr. Hafiz Muhammad Ishaq,
School Education Department, Bhakkar, Punjab, Pakistan
Email: muftiishaq@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-3011-6496

To cite this article: Dr. Sadia Noreen and Dr. Hafiz Muhammad Ishaq. 2022. "قاضی ابن العربی کا احکام القرآن میں منہج واسلوب ایک تحقیقی جائزہ: A Research Review of the Method and Style of Qazi Ibn Al-Arabi in Ahkam-ul-Quran". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 83-96.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 83-96
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-7/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u07
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	01 January 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Tafsīr Ahkaam ul_Qura'n is an excellent commentary of Abu Bakr ibn al-Arabi. Qadi Ibn al-Arabi was the great scholar and master of Maliki Jurisprudence. The Ahkaam ul_Qura'n is called jurisprudential commentaries. In these Tafaseers, only those verses of the Qur'an which deal with jurisprudential issues are interpreted. Ahkaam ul-Qur'an is a comprehensive commentary of the Holy which is written in the Arabic language. Tafsīr Ahkaam ul-Qur'an has a great influence on the Maliki Tafsiri literature because it was the first Tafsīri work by Maliki Jurisprudence after the Ahkaam ul-Qur'an by Imam Shafi'i. Ibn al-Arabi gives verses of the Holy Qur'an and then chapter names. Qadi ibn al-Arabi has adopted the old style of tafsir. He brings those verses in which jurisprudence problems were discussed. It is observed in Ahkaam-Qur'an that "Qadi ibn al-Arabi"

is a great defender of Malki jurisprudence, but he brings the views of the other three schools of thought and rejects the verdict of other jurisprudence scholars. At many palaces, he brings the Hadiths with different Asnad in the favored of Malki school of thought.

Keyword: Qadi, ibn al-Arabi,Ahkaam ul_Qura'n, *tafsīr* ,Maliki

1. تمہید

اندلس کی سرزمین نے علم و عمل کے عظیم سپوتوں کو جنم دیا ہے۔ان عظیم ہستیوں میں سے ایک قاضی ابن العربی مالکی بھی ہے۔جن کی وجہ شہرت تو ادب القضاء میں خدمات کے حوالہ سے مشہور ہیں۔مگر قاضی ابن العربی نے کئی تالیفات بھی لکھی ہیں۔ان تالیفات میں سے ایک مشہور تفسیر" احکام القرآن" ہے۔جس میں انہوں نے فقہ مالکی کے مطابق قرآن مجید کی احکام سے متعلق آیات کی تفسیر کی ہے۔تمام مکاتب فکر کے علماء نے احکام القرآن کے نام سے تفاسیر لکھی ہیں۔انہی علماء کی پیروی میں قاضی ابن العربی نے بھی فقہی تفسیر لکھی ہے۔تفسیر احکام القرآن ابو بکر ابن العربی کی ایک بہترین تفسیر ہے۔قاضی ابن العربی مالکی فقہ کے عظیم عالم اور مفسر تھے۔احکام القرآن کے عنوان پر لکھی جانے والی تفاسیر کو فقہی تفسیر بھی کہا جاتا ہے۔ان تفسیروں میں قرآن کی صرف ان آیات کی تفسیر کی گئی ہے جو کہ فقہی مسائل سے متعلق ہیں۔احکام القرآن (ابن العربی) ایک جامع تفسیر ہے جو کہ عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔تفسیر احکام القرآن کا مالکی تفسیری ادب میں ایک خاص مقام ہے کیونکہ یہ امام شافعی کی طرف سے احکام القرآن کے بعد مالکی فقہ کا پہلا تفسیری کام ہے۔ابن العربی نے قرآن کریم کی آیات اور پھر باب کا عنوان ذکر کرتے ہیں۔قاضی ابن العربی نے تفسیر کا قدیم منہج واسلوب اختیار کیا ہے۔جس میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث کو بہت اہمیت دی ہے، قاضی ابن العربی صرف انہی آیات کی تفسیر ذکر کرتے ہیں جن میں فقہی مسائل پر بحث کی گئی ہو۔احکام القرآن میں دیکھا گیا ہے کہ "قاضی ابن العربی" مالکی فقہ کے بہت بڑے محافظ ہیں، لیکن وہ تینوں مکاتب فکر کے نظریات کو بھی سامنے لاتے ہیں۔بہت سے مقامات پر قاضی ابن العربی مالکی مکتب فکر کے حق میں احادیث کو مختلف سندوں کے ساتھ لاتے ہیں۔اور ان میں مالکی فقہ کے مطابق ترجیح بھی پیش کرتے ہیں۔مقالہ میں تحقیق کا انداز بیانیہ ہے۔تحقیق کا بنیادی سوال احکام القران کے منہج واسلوب کو بیان کرنا ہے۔مقالہ ہذا میں احکام القرآن کے منہج واسلوب کا جائزہ لیا گیا ہے۔مقالہ کا پہلا حصہ قاضی ابن العربی کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔جبکہ دوسرے حصہ میں احکام القرآن کے منہج واسلوب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

2. احوال و آثار۔۔۔ قاضی ابن العربی:

قاضی ابو بکر المعروف بابن العربی اندلس کے نامور علماء میں سے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف اندلس بلکہ پورے عالم اسلام میں شہرت پائی ہے۔لہٰذا ابتداء میں کچھ اندلس کی سرزمین کا تعارف ذکر کرتے ہیں:

جزیرہ نما اندلس کی طرف مسلمانوں کی توجہ اگرچہ اس وقت سے مبذول ہوئی جب خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں افواج اسلامی کی بحری قوت کو منظم کیا گیا۔([1]) اندلس پر پہلا حملہ عہد عثمانیؓ ۲۷ھ میں ہوا۔([2]) یعنی مسلمانوں نے بحری دفاع کو بڑھانے کی طرف توجہ دی

[1] - Nadvi, State of Ali, History of Andalusia, published by Ma'arif Azamgarh 1905, Part I, p. 63
[2] - Nadvi, State of Ali, History of Andalusia, published by Ma'arif Azamgarh 1905, Part I, p. 63

اور سمندری جنگی آلات اکٹھا کرنے شروع کئے۔ اُردو دائرۃ المعارف میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ اسلامی بیڑہ اس قابل ہو تا گیا کہ سمندری راستوں سے دشمنان اسلام کی یلغار روک سکے۔ تاہم اس زمین کی باقاعدہ فتح اور اس علاقہ میں مسلمانوں کے اختیار و اقتدار کا آغاز عہد اموی، ۹۱۔۹۲ھ / ۷۱۱ء پہلی صدی ہجری میں ہوا۔[3]

قاضی ابن العربی کا پورا نام: قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد المعروف بابن العربی المغافری الاندلسی الاشبیلی۔[4] مغافری (م کے فتحہ اور ف، ر کے کسرہ کے ساتھ) آپ کو مغافری اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کا تعلق مغافرہ قبیلہ کے ساتھ ہے جو کہ عرب کے مشہور قبیلہ طی کی شاخ دریق سے تعلق رکھتا ہے یہ نسبت اس قبیلہ کے جد امجد کیوجہ سے ہے۔ اور اس کا نام مغافر بن جعفر بن مالک بن الحارث بن مرۃ المالکی ہے۔[5] قاضی ابن العربی کا فقہی مسلک حضرت امام مالک کا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی نسبتی نام مالکی ہے۔ قاضی ابن العربی کو حضرت امام مالک کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ حضرت امام مالک کے بارے میں خود لکھتے ہیں:

"فنحن علی منوالہ ننسج وفی سبیلہ ننهج۔ "[6]

(ہم انہی کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں اور انہی کی راہ پر چلتے ہیں۔)

قاضی ابن العربی چونکہ اشبیلیہ میں پیدا ہوئے اس وجہ سے آپ کو اشبیلی کہا جاتا ہے۔ اشبیلیہ ہمزہ کے کسرہ، پھر ساکن اور باء مؤحدہ کسرہ کے ساتھ، یاء ساکنہ اور لام کسرہ کے ساتھ ہے۔ اندلس میں بہت بڑا شہر ہے اور اندلس میں آج اسے حمص کہتے ہیں۔[7] ابن فرحون[8]، ذھبی[9]، ابن العماد[10] اور اکثر مؤرخین نے قاضی ابن العربی کی تاریخ ولادت، ۲۲ شعبان، ۴۶۸ھ، بمطابق ۱۰۷۶ء، بروز جمعرات کی شب بمقام اشبیلیہ بیان کی ہے۔

قاضی ابن العربی نے ایک علمی گھرانہ میں آنکھ کھولی، سیاسی اور شہرت کے اعتبار ابن العربی کا گھر اندلس کے معزز گھرانوں میں شمار ہوتا تھا جیسا کہ محب الدین خطیب "مقدمہ العواصم من القواصم" میں لکھتے ہیں:

بادشاہ معتمد بن عباد کے گھر کے بعد ابن العربی کا گھر شہرت رکھتا تھا اور آپ کے والد عبداللہ بن محمد بن العربی دولت اندلس کے بڑے علماء اور بڑی شخصیات میں سے تھے۔[11] امام ذھبی لکھتے ہیں۔ قاضی ابن العربی کے والد، سردار، وزیر، عالم، ادیب، شاعر اور ماہر تھے اور بالاتفاق ان کی

---

3 Urdu Encyclopedia of Islamic Studies, Punjab University Press, 1964, Volume 3, Page 337

4 (A) Al-Dhahabi, Shams-ud-Din Abu Abdullah Muhammad Bin Ahmad, Tazkira Al-Hifaz, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut, Lebanon, 1998, translation number 1081, vol. 4, p. 1294 (B) Ibn Khalqan, Shams-ud-Din Muhammad ibn Abi Bakr, Wafiyat al-'Ayan and Anba 'Ibn al-Zaman, Dar Sadir Beirut, translation number 626, vol. 4, p.

5 - Kahalaha, Omar Reza, Deceased 3 AH, Dictionary of the Tribes of the Ancient Arabs and Hadiths, Al-Risalah Beirut Foundation 1994, Volume 5, Page 222

6 - Ibn al-Arabi, Abu Bakr Muhammad ibn Abdullah, Al-Qabs fi Sharh al-Mawta Malik ibn Anas, Darahiya al-Tarath al-Arabi Cairo, Egypt, p. 1032

7 - Al-Hamwi, Yaqut bin Abdullah Al-Rumi, Mujam Al-Baldan, Dar Sadr Beirut 1995, Volume 1, Page 195

8 Ibn Farhoon, Ibrahim Ibn Ali Ibn Muhammad , Al-Dibaj Fi Ma'rafah Ayan Al-Mazhab, Dar Al-Ahya Al-Tarath, Egypt, Volume 2, Page 256

9 Al-Dhahabi, Tazkira Al-Hifaz, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, Lebanon, 1998, vol. 4, p. 1081

10 Ibn Emad, Abdul Hai Bin Ahmad Bin Muhammad, Shazrat Al-Dhahab Akhbar Min Dhahab, Beirut, Al-Misra Institution, Volume 4, Page 141

11 Ibn al-Arabi, Abu Bakr Muhammad ibn Abdullah, Al-Awasim min Al-Qawasim, Muqadmah by Mohibuddin Khatib, Minister of Endowments Saudi Arabia, , 1419 AH, vol. 1, p 9

وفات ۴۹۳ھ کو مصر میں ہے۔ پھر وہاں سے قاضی اندلس کی طرف لوٹے اور ابو بکر بن محمد طرحان کا بیان ہے کہ مجھے ابن العربی کے والد نے کہا میں نے ابن حزم کے ساتھ سات سال گزارے ہیں اور میں نے ان سے "کتاب الفصل" کی ایک جلد کے علاوہ سب جلدوں کو سنا ہے۔(12) آپ کے والد، ابن حزم کے ساتھی تھے۔ لیکن قاضی ابن العربی کے بارے میں ملتا ہے کہ وہ ابن حزم سے بہت نفرت کرتے تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ ابن العربی خود مجتہد تھے۔ بہر حال ابن العربی کو ابن حزم سے نفرت تھی جیسا کہ امام ذھبی لکھتے ہیں:

ابن العربی کے والد، ابن حزم الظاھری کے ساتھی تھے۔ لیکن ان کے بیٹے قاضی ابو بکر ابن العربی، ابن حزم سے بہت نفرت کرتے تھے۔(13) ابن خلکان لکھتے ہیں۔ ابن العربی کے والد اشبیلیہ کے چمکتے چراغ تھے اور معتمد بن عباد نے آپ کو وزیر اور مشیر خاص بنایا ہوئے تھا۔ جس طرح ان کے ماموں ابن داؤد کو اپنا مشیر بنایا ہوا تھا۔(14)

ابن العربی چونکہ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لہٰذا تعلیم کا آغاز گھر ہی سے ہوا۔ محب الدین کہتے ہیں۔ علمی اور معزز گھرانے میں ابن العربی نے پرورش پائی۔ اپنے گھر ہی میں زندگی کے ابتدائی سال میں گذارے اور اپنے والد اور ماموں ابو القاسم سے ابتدائی تعلیم اور تربیت کے طور طریقے سیکھے۔ پھر تعلیم و تربیت میں ان کی مدد استاد خاص ابو عبد اللہ السر قسطی نے کی۔ پس ان تینوں شخصیات نے ابن العربی میں اچھی عادات پیدا کر دیں۔(15) ان شخصیات کیوجہ سے ابن العربی کو علم حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ جیسا کہ اپنے بارے میں خود لکھتے ہیں۔ میں نے نو سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ پھر میں نے ضبط قرآن، لغت عربی اور ریاضی پر توجہ دی اور میں نے سولہ سال کی عمر میں قرآن کی دس قرأتوں پر مہارت حاصل کر لی۔ جس میں اظہار، ادغام، وغیرہ جیسی اصطلاحات تھیں۔ پھر غریب الفاظ، شعر اور لغت کو سیکھ لیا۔(16) چونکہ ابن العربی کے والد، ابن عباد کے خاص آدمی تھے ان کے وزیر، مشیر تھے۔ لہٰذا وزیروں اور مشیروں کیلئے اندلس میں کوئی جگہ نہیں تھی۔ ابن العربی کے والد کا یہ سفر علمی لحاظ سے ابن العربی کیلئے بہت ہی مفید رہا۔ ابن العربی نے یہ سفر اپنے باپ کے ساتھ یکم ربیع الاول ۴۸۵ھ کو شروع کیا اور آپ شام کی طرف گئے۔(17) قاضی ابن العربی تقریباً نو سال (۴۸۵ھ تا ۴۹۳ھ) بلاد مشرق میں رہے۔(18)

ابن العربی نے جو بلاد مشرق کی طرف سفر کیا ہے۔ اسمیں ہر مقام اور ہر شہر پر ابن العربی نے کسی نہ کسی استاد سے علم ضرور حاصل کیا ہے۔ ان میں سے ابو عبد اللہ الکلاعی، ابو الحسن بن علی الحداد الخولانی المقری، ابو عبد اللہ محمد بن علی المازری، ابو الحسن علی بن الحسن الخلعی الموصلی الشافعی، ابو الحسن بن داؤد الفارسی، ابو الحسن بن شرف اور مھدی الوراق جیسے کبار اساتذہ شامل تھے۔(19) علامہ مقری نے نقل کیا ہے کہ ابن العربی نے کہا ہے کہ بغداد میں ہم پر دانشمند یعنی امام غزالی، وارد ہوئے۔ اور ہماری ملاقات جامعہ نظامیہ کے سامنے رباط ابن سعد پر ہوئی۔ اور اس وقت امام غزالی دنیا سے

---

12 Al-Dhahabi, Sir A'laam Al-Nubla ', Al-Risalah Beirut Foundation 1982, Volume 15, Page 43
13 Dhahbi, Sir A'laam al-Nubla ', vol. 15, p. 42
14 - Ibn Khalqan, Abu Al-Abbas Shams-ud-Din Bin Ahmad, Death of Al-Ayyan, Research by Dr. Ehsan Abbas, , Mansoor al-Radhi Qom, Iran, vol. 4, p. 296
15 Ibn al-Arabi, Al-Awasim min Al-Qawasim, Muqaddama Mohibuddin, p 10, Abdullah's full name was Muhammad ibn Rahman ibn al-Muqari. He was a resident of Sarkasta. He taught in Seville. See the details. Ibn Bishkwal, Khalaf bin Abdul Malik bin Saud, Kitab al-Salat, Egypt, Maktab al-Khanji, 1966, vol. 27, p. 563.
16 Ibn al-Arabi, al-Awasim min al-Qawasim, Muqaddama, vol. 1, p 10
17 Al-Muqari, Shahab-ud-Din Ahmad Bin Muhammad, Azhar Al-Riyadh in Akhbar Al-Qazi Ayyaz, Cairo Press Committee, 1939, Volume 3, Page 62
18 Ibn Farhoon, Al-Dibaj Al-Madhhab, vol. 2, p. 253
19 Ibn al-Arabi, al-Awasim min al-Qawasim, Muqaddama, vol. 1, p 10

منہ موڑ کر اللہ کی طرف جا رہے تھے۔ ہم آپ کی طرف گئے اور میں نے اپنی عرض پیش کی۔ آپ ہماری گم شدہ میراث ہو جسے ہم تلاش کر رہے ہیں اور ہمارے امام ہو جس سے ہم راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔[20]

الذھبی نے آپ کے درج ذیل تلامذہ ذکر کیے ہیں:

عبدالرحمن السھیلی، ابن الباذش، قاضی عیاض بن موسیٰ، عبدالخالق بن احمد الیوسفی، احمد بن خلف الاشبیلی، حسن بن علی القرطبی، ابو بکر محمد بن عبداللہ الفہری، حافظ ابو القاسم عبدالرحمن الخثعمی، محمد بن ابراہیم، محمد بن یوسف، محمد بن علی الکنتامی، محمد بن جابر الثعلبی، نجبہ بن یحییٰ الرعینی، عبدالمنعم بن یحییٰ الغرناطی، علی بن احمد بن لبال الشریشی۔[21]

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن العربی اشبیلیہ کے قاضی تھے۔ بہت ہی بڑے رعب اور انصاف کے معاملہ میں سخت تھے۔[22] محب الدین خطیب کی تحقیق کے مطابق قاضی ابن العربی کو ابتداء ہی میں اشبیلیہ کے قاضی / چیف جسٹس کا مشیر بنایا گیا۔ ابن العربی چالیس برس تک تدریس اور افتاء کا کام کرتے رہے۔ قاضی بننے سے پہلے وہ قاضی کے مشیر تھے جو کہ اسوقت سرکاری عہدہ تھا۔ جیسا کہ یہ عہدہ مصر میں "مرسوم" کے نام اور مغرب سے "ظہیر" کے نام سے مشہور ہے۔[23]

3. تصانیف:

قاضی ابن العربی کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ ابن العربی نے اوائل عمر تعلیم اور سیر وسیاحت میں گذاری ہے جبکہ درمیانی عمر تدریس اور قضاۃ میں گذاری ہے جبکہ آخری عمر میں ابن العربی کی تصانیف پر توجہ تھی۔ لیکن جب قاضی ابن العربی کو عہدہ قضاۃ سے معزول کیا گیا تو پھر ان العربی نے تصانیف پر زور دیا۔ مورخین کے اقوال کے مطابق ابن العربی کی چالیس کے لگ بھگ کتب ہیں۔[24]

1۔ احکام القرآن: چار جلدوں میں مطبوعہ دارالفکر تحقیق علی محمد البجاوی موجود ہے۔

2۔ انوار الفجر فی تفسیر القرآن:

3۔ کتاب الناسخ والمنسوخ: اس کا مخطوطہ خزانہ القرویین میں موجود ہے۔

4۔ کتاب المشکلین:

5۔ قانون التاویل فی تفسیر القرآن العزیز:

6۔ الآمد الاقصی باسماء اللہ الحسنی۔

7۔ تبیین الصحیح فی تعین الصحیح:

8۔ الاحکام الصغری:

9۔ کتاب النواہی عن الدواہی:

10۔ المحصول فی علم الاصول:

11۔ کتاب ستر العورۃ:

12۔ تفصیل التفصیل بین التمھید والتھلیل:

13۔ الانصاف فی مسائل الخلاف: (بیس جلدیں)

14۔ رسالۃ الکافی ان لا دلیل علی النافی:

15۔ التوسط فی معرفۃ صحۃ الاعتقاد:

16۔ التوسط

17۔ العواصم من القواصم فی تحقیق مواقف الصحابہ:

18۔ الخلافیات۔

---

20 Al-Muqari, Nafh Al-Tayyib, Cairo Press Committee, Volume 2, Page 338

21 Al-Dhahabi, Sir A'laam al-Nubla ', vol. 20, p. 200

22 Al-Suyuti, Abdul Rahman Bin Abi Bakr, Jalaluddin, Tabqat Al-Hifaz, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut 1403 AH, Vol. 1, p. 468

23 Ibn al-Arabi, al-Awasim min al-Qawasim, Muqaddama, vol. 1, p 24

24 The commentators did not mention this book but Ibn Al-Arabi mentions it in Ahkam-ul-Quran, Ahkam-ul-Quran vol. 1, p. 27

19۔کتاب النبی ﷺ

20۔ترتیب الرحلۃ للترغیب فی الملۃ۔

21۔اعیان الاعیان

22 ۔السلفیات

23الرسالۃ

24۔سراج المریدین

25۔سراج المھتدین

26۔العقد الاکبر للقلب الاصغر

27۔مفتاح المقاصد

28۔ملجاہ المتظمین الی معرفۃ غوامض الخوبین

29۔الساعیات

30شرح غریب الرسالہ لابن زید القیروانی

31۔مراقی الزلف

32۔المسلسلات

33۔تلخیص التلخیص

۱۔ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ "کان الفقیہ أبو بکر بن العربی المالکی شارح الترمذی فقیھًا عظیمًا وعلما وزھدًا ورعًا. وبعد أن انخرط فی الفقه التفت إلی الحدیث ومکث بصحبة الإمام الغزالی وعلم منه." ۔(25)

فقیہ ابو بکر ابن العربی المالکی۔ شارح ترمذی بہت بڑے فقیہ، عالم، زاہد اور عابد تھے۔ فقہ میں مشغول رہنے کے بعد حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور امام غزالی کی رفاقت میں رہے اور ان سے علم حاصل کیا

۲۔ ابن بشکوال کہتے ہیں" ھو الحافظ المتبحر ختام علماء الاندلس وآخر ائمتھا وحفاظھا بمدینۃ اشبیلیۃ۔" (26)

ایک وفد ابن العربی کی قیادت میں مراکش(27) میں موحدین کے امیر عبدالمومن سے ملنے گیا۔ مقاصد کیا تھے؟ تاریخ اس بارے میں خاموش ہے۔ بہر حال اس نے اس وفد کو قید کر لیا۔ ایک سال کے بعد اس کو رہا کر دیا۔ واپسی پر "غلان" کے مقام پر (فاس(28) کے مغرب میں ایک دن کے فاصلے پر واقع ہے) امام ابن العربیؒ ۵۴۳ھ کو اس جہاں فانی سے رحلت کر گئے۔ دوسرے روز آپ کی میت فاس لائی گئی۔ ابو الحکم بن حجاج نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بروز ہفتہ ربیع الاول، ۵۴۳ھ مقبرہ الجیانی کے باب الحیتہ اور دوسری روایت کے مطابق جو کہ قرین قیاس ہے باب المحروق کے باہر القائد مظفر کی مزار کے پاس دفن کیا گیا۔(29)

4. احکام القرآن کا تعارف:

علامہ قاضی ابن العربی کی تالیفات میں سے " احکام القرآن" کو بہت بلند مقام حاصل ہے جس میں انہوں نے فقہی نقطہ نگاہ سے قرآن کا مطالعہ کیا ہے۔ چھٹی صدی ہجری کے ابتدا میں لکھی جانے والی یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتی ہے کہ اس وقت تک فقہ اور اصول فقہ مرتب

---

25 Ibn Kathir, Abu al-Fida Ismail bin Umar al-Damashqi, Al-Badiyya wa Al-Nahyah, Dar al-Ahya al-Tarath al-Arabi 1988, vol. 12, p. 228

26 Ibn Bishkwal, Kitab al-Salah, vol. 2, p. 544

27 It is a large city in the west. It was built by Yusuf bin Tashfeen in 470 AH. Ibn Yaqut, Mujam al-Baldan, vol. 5, p. 94

28 Among the cities of the Barbarians, Fass is the largest city. It is located by the sea and was the largest city in the West before Morocco was built. It was founded in 192 AH.

29 Al-Suyuti, Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Jalal al-Din, Tabaqat al-Mufassirin, Misrdar Ahya al-Tarath al-Arabi, 1990, p. 91

ومدون ہو چکے تھے اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں فقہاء اربعہ کی قرآن وسنت سے ماخوذ فقہی تعبیرات کو قبول عام حاصل ہو چکا تھا۔ اور قرآن کی فقہی تفاسیر حنفی، مالکی اور شافعی مکتب فکر کی طرف سے منظر عام پر آچکی تھیں۔

قاضی ابن العربی اپنے تبحر علمی اور فنون میں مہارت کے باوصف اس دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کی ایسی جدید فقہی تفسیر لکھی ۔جس میں سابقہ تفاسیر کی اعلیٰ خصوصیات شامل ہیں۔ اپنی اس تفسیر کی بابت خود قاضی ابن العربی لکھتے ہیں: الطبری شیخ الدین، فجاء فیه بالعجب العجائب ونثر فیه الباب وفتح فیه لکل من جاء بعده الی معارفه الباب فکل احد غرف منه علی قدر انائه وما نقضت وطرة من ماله واعظم من انتفی منه الاحکام بصیرة القاضی ابو اسحاق فاستخرج دررها، واستحلب دررها، وان کان قد غیر اسانیدها لقد ربط معاقدها، ولم رویات بعدهما من یلحق بهما ولما من الله سبحانه بالاستبصار فی استنشارة العلوم من الکتاب العزیز حسب ما مهدته لنا لمشیخیة الذین لقینا ونظرناها فی ذلك المطرح ثم عرضناها علی ما جلبه العلماء وسبرناها بمعیار الاشیاخ فما التفت النظر اثبتناه وما تعارض فیه شجرناو شخذناه حتی خلص نضاره وورق عراره۔[30]

امام طبری نے ایسی تفسیر کی۔ جس میں بے شمار پر حکمت کی باتیں تھیں اور جس میں انہوں نے داناؤں کی دانشمندی بکھیری ہوئی تھی۔ پس ہر ایک نے اپنے ظرف کے مطابق اس سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن اس کے بحر بیکراں سے ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا۔ اور سب سے زیادہ فائدہ احکام میں بصیرت کے حوالے سے قاضی ابو اسحاق نے حاصل کیا۔ انہوں نے اس کے موتیوں جیسے تابدار نکات کو نکالا اور اس کے تابندہ ستاروں تک رسائی حاصل کی۔ اگرچہ انہوں نے اس کی اسناد کو بدل دیا۔ لیکن ان کے مطابق ان کو محفوظ کیا اور ان حضرات کے بعد کوئی ایسا شخص نہ آیا جو ان دونوں کو یکجا کرتا۔ اور جب اللہ نے احسان فرمایا اور قرآن علوم وفنون سے آگاہی بخشی۔ جس کو ہم نے اپنے شیوخ سے حاصل کیا۔ تو ہم نے ان علمی فوائد کو مزید تحقیقی انداز سے دیکھا۔ پھر دیگر علماء کے بیان کردہ نکات کے ساتھ موازنہ کیا۔ اور موازنہ کرنے کے بعد ماہرین فن کے سامنے پیش کیا پھر جو علمی معیار پر پورا اترا۔ اسے ہم نے قائم رکھا اور جو اس معیار پر پورا نہ اترا اسے ہم نے نہ لکھا۔ اور غور وفکر کے ساتھ رائج اقوال کو پیش کر دیا حتی کہ تفسیری نکات کی عمدگی اور تابندگی واضح ہو گئی۔

قاضی ابن العربی کی یہ تفسیر بھی ان چند ایک تفاسیر میں شمار کی جاتی ہے جن کو قبول عام حاصل ہوا اور علماء نے بطور سند اس کو بیان کیا۔ علی محمد البجاوی کہتے ہیں:

"فهو خیر المرجع فی هذا الفن اقتبس من العلماء الاجلاء واعتمدوا علیه فی تایید حجتهم بل ان بعضهم مثل القرطبی ینتقل فقرات کاملة وینسبها الی ابن العربی فی موضع الاحتجاج ویکثر من ذلك حتی لا تکاد تخلو صفحة فی کتابه الجامع لاحکام القرآن من مثل ذلك۔" [31]

"یہ تفسیر اپنے فن میں بہترین ماخذ ومرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ بڑے جلیل القدر علماء نے اس سے اقتباس کیا اور اپنے دلائل کو محکم کرکے میں نے اس پر اعتماد کیا۔ بلکہ بعض حضرات مثلاً امام قرطبی نے تو پوری پوری عبارتیں اس سے نقل کر ڈالیں۔[32] اور دلیل دیتے وقت اس کو قاضی

---

[30] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p 1

[31] Ibn al-Arabi, al-Awasim min al-Qawasim, Muqaddama Mohib al-Din, vol. 1, p 8

[32] Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad Bin Ahmad, Al-Jami 'Lahkam Al-Quran, Dar Al-Kitab Al-Ulamiya Beirut, Volume 1, Page 134,133,131,129,128,123,110,80,97,96

ابن العربی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ عبارتیں بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" کا کوئی صفحہ ایسا نہیں ملتا جس میں ایسے جملے نہ ملتے ہوں۔"

4.1. ابن العربی کا احکام القرآن میں منہج واسلوب:

ابن العربی کا انداز بیان نرالا ہے وہ صرف آیات احکام کی تفسیر کرتے ہیں اوران آیات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ سورت میں موجود آیات احکام کی تعداد بیان کرتے ہیں۔ بعد ازاں ترتیب وار ہر آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ ہر آیت میں موجود مسائل واحکام کی تعداد بیان کرکے ہر ایک کی علیحدہ تفسیر بیان کرتے ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ کی " آیت دین" کے بارے میں کہتے ہیں اس میں ۵۲ مسائل ہیں۔[33]

قاضی ابن العربی اپنی تفسیر میں بنیادی طور پر لغت، حدیث اور اقوال صحابہ کو مد نظر رکھتے ہوئے مذاہب کے درمیان موازنہ کرتے ہیں۔ اپنے طریقہ تالیف کے بارے میں کہتے ہیں:

"نذکرہ الایۃ ثم نعطف علی کلماتھا بل حروفھا فناخذ بمعرفتھا مفردۃ ثم نرکبھا علی اخواتھا مضافۃ مضافۃ نحفظ فی ذلك قسم البلاغۃ ونتحرز عن المناقضۃ فی الاحکام والمعارضۃ ونحتاط علی جانب اللغۃ وتقابلھا فی القرآن بما جاء فی السنۃ الصحیحۃ ونتحری وجہ الجمیع اذالکل من عنداللہ وانما بعث محمدﷺ لیبین للناس مانزل الیھم ونعقب علی ذلك بتوابع لابدمن تحصیل العلم بھامنھا۔" [34]

"ہم آیت ذکر کرتے ہیں پھر اس پر اسکے کلمات بلکہ حروف کو عطف کرتے ہیں۔ پس ہم اس کے مفرد الفاظ کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ پھر اس کی مثل اخوات اس پر مرکب کرتے ہیں۔ ہم بلاغت کی روسے بھی آیت کے معنی کو برقرار رکھتے ہیں۔ ہم احکام کے درمیان مناقضہ اور معارضہ سے بچتے ہیں اور لغوی اعتبار سے بھی محتاط رہتے ہیں۔ ہم قرآن کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں اور جو کچھ احادیث صحیحہ میں موجود ہے اس کے ساتھ تطبیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن وسنت دونوں اللہ کی طرف سے ہیں اور نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔ پھر اس کے آخر میں اس کے تابع علوم ذکر کرتے ہیں جن کا علم حاصل کرنا از حد ضروری ہوتا ہے۔"

قاضی ابن العربی عموماً مسائل میں ائمہ ثلاثہ (مالکیہ، احناف، شوافع) کی آراء کے مابین موازنہ کرتے ہیں اور آئمہ متقدمین اور امام احمد بن حنبل کی رائے کا شاذونادر ذکر کرتے ہیں۔ امام موصوف فقہ مالکی کے نمائندہ مفسر ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات فقہ مالکی کی آراء کی ہی تائید کرتے ہیں۔ آئمہ ثلاثہ کے اقوال کے مابین موازنہ کے دوران وہ بہت کم مواقع پر فقہ مالکی کے علاوہ کسی اور فقہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم فقہاء مالکیہ کی آراء کے مابین ترجیح کے دوران اکثر اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

---

33 Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, Taqiq Muhammad Ali al-Bajawi, vol. 1, p. 247

34 Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p1

4.2. احکام القرآن کی خصوصیات:

احکام القرآن کو تفسیری ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔یہی وجہ ہے کہ احکام القرآن کو بنیادی ماخذ کا درجہ حاصل ہے۔ویسے تو تفسیر انفرادی خصوصیات سے بھری پڑی ہے۔مگر ذیل میں چند اہم بنیادی خصائص اس انداز میں ذکر کی جائیں گی کہ اس سے تفسیر کا منہج واسلوب بھی واضح ہوتا جائے گا۔

4.3. ائمہ ثلاثہ کے اقوال کا ذکر:

سورۃ النساء کی آیت "وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ كُم "(الخ)([35]) کی تفسیر میں حد زنا کے بارے میں چودھویں مسئلہ کے تحت لکھتے ہیں:

"البكر يجلدو يغرب وبه قال الشافعي واحمد وقال ابو حنيفة وحماد لا يقضي بالنفي حدا الا ان يرى الحاكم تعزيراً واحتجا بقوله تعالى "اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِاءَةَ جَلْدَة"[36] ولم يذكر تغريبا والزيادة على النص نسخ قلنا لا نسلم ان الزيادہ على النص نسخ" ([37])

باکرہ کو جلد کیا جائے اور بدر کیا جائے یہی امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا موقف ہے۔امام ابو حنیفہ اور امام حماد کہتے ہیں کہ حد کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا بلکہ تعزیر لگائی جائے گی۔اللہ تعالی کے فرمان سے دلیل پکڑتے ہوئے کہ زانیہ اور زانی کو سو کوڑے مارے جائے۔یہاں تغریب کا کوئی ذکر نہیں ہے۔جبکہ نص پر زیادتی نسخ ہے۔ہم کہتے ہیں کہ نص پر زیادتی نسخ نہیں ہے۔

4.4. مجہول اقوال کا ذکر:

علامہ ابن العربی عام طور پر اقوال ذکر کرتے ہیں لیکن ناموں کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً: سورۃ النساء کی مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں " وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ " [38] کی تفسیر کرتے ہوئے پانچویں مسئلہ کے تحت لکھتے ہیں۔

"اختلف الناس في ذلك، فقال الاكثر من الصحابة ان المراد بذلك الازواج وقال آخرون المراد به الجنس من النساء.....والصحيح عندى انه ارادہ جميع النساء . ([39])

یہاں پر ابن عربی" قال آخرون" سے مجہول قول کی طرف اشارہ کیا ہے:

(۲) سورۃ البقرۃ کی آیت دَین "وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ."([40]) کے ضمن میں اٹھائیسویں مسئلہ کے تحت رقمطراز ہیں:

"اختلف الناس فيه على ثلاثه اقوال احدها لا ياب الشهداء عن تحمل الشهادہ اذا تحملوا . الثاني لا ياب الشهداء عن الاعداء الثالث لا ياب الشهداء عنهما جميعا ."([41])

---

[35] An-Nisā,15
[36] Al-Noor, 2
[37] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p358
[38] An-Nisā,15
[39] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p355
[40] al-baqarah;282
[41] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p356;

تین اقوال کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ گواہ گواہی دینے کے وقت انکار نہ کریں۔ دوسرا معانی دشمنوں کے ڈر سے گواہی کا انکار نہ کریں۔ تیسرا معانی اجتماعی طور پر گواہی سے انکار نہ کریں۔

درج بالا عبارت میں "الناس" سے مجہول قول کی طرف اشارہ کیا ہے:

4.5 لغوی تحقیق:

علامہ ابن العربی بطور استدلال بعض مقامات پر لغوی بحث بھی کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اہل لغت اور کلام عرب سے مثالیں پیش کرتے ہیں مثلاً۔ کلالۃ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے دوسرے مسئلہ کے تحت لکھتے ہیں کہ:

اختلف اهل اللغه وغيرهم في ذلك على ستة اقوال

۱۔ قال صاحب العين الكلالة الذى لا ولد له ولا والد

۲۔ قال ابو عمرو! مالم يكن لحا من القرابة فهو كلالة يقال هو ابن عمي لحا وهو ابن عمي كلالة۔

۳۔ ان الكلالة من بعد يقال: كلت الرحم اذا بعد من خرج منها۔

۴۔ ان الكلالة من لا ولد له ولا والد۔۔۔۔ الخ

۵۔ ان الكلالة هو الميت بعينه كما يقال رجل عقيم ورجل امي

۶۔ ان الكلالة هم الورثة والوارث الذين يحيطون بالميراث ومنه سمي التاج اكليلا لانه يحيط بجوانب الراس[42]

۱۔ صاحب عین کے نزدیک کلالہ وہ ہے جس کا نہ بیٹا ہو نہ باپ ہو۔

۲۔ ابو عمرو نے کہا ہے کہ کلالہ وہ ہے جس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو۔

۳۔ کلالہ سے مراد وہ ہے جس کا کوئی ذی رحم نہ ہو۔

۴۔ کلالہ وہ ہے جس کا نہ بیٹا ہو نہ باپ ہو

۵۔ کلالہ سے بذت خود وہ میت ہے۔

۶۔ کلالہ سے مراد ورثاء ہیں جو میراث سے حصہ لیتے ہوں۔

اسی طرح قرآنی آیات میں لغوی معانی کے فوائد بھی ذکر کرتے ہیں۔ جیسے ابن العربی لکھتے ہیں۔

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْمَعْنَى الَّذِي أَفَادَتْ هَذِهِ اللَّامُ [فَقِيلَ] لَامُ الْأَجَلِ، كَقَوْلِك: هَذَا السَّرْجُ لِلدَّابَّةِ. وَالْبَابُ لِلدَّارِ؛ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ. وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: إنَّ هَذِهِ لَامُ التَّمْلِيكِ، كَقَوْلِك: هَذَا الْمَالُ لِزَيْدٍ؛ وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ۔۔۔۔۔ وَاعْتَمَدَ أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ أَضَافَ الصَّدَقَةَ فَاللَّامُ التَّمْلِيكِ إلَى مُسْتَحِقٍّ حَتَّى يَصِحَّ مِنْهُ الْمِلْكُ عَلَى وَجْهِ التَّشْرِيكِ، فَكَانَ ذَلِكَ بَيَانًا لِلْمُسْتَحِقِّينَ.[43]

---

[42] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p348
[43] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 2, p521

للفقراءمیں لام کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ایک قول میں ہے کہ لام اجل کے لئے ہے۔ جیسا کہ کہاجاتاہے۔ یہ جانور کے لئے زین ہے، اور دروازہ گھر کے لئے ہے؛ امام مالک اورامام ابو حنیفہ نے اور ان میں سے بعض نے کہاکہ یہ لام ملکیت کے لئے ہے۔جیسا کہ آپ کہتے ہیں: یہ رقم زید کی ہے۔یہی قول امام شافعی کاہے ۔امام شافعی کے اصحاب نے کہاہے کہ لام تملیک کے لئے ہےاورلام مستحق کی ملکیت کا فائدہ دیتاہے۔اس لحاظ سے کہ ان کے مال میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتاہے۔

4.6. اشعار کا استعمال:

علامہ ابن العربی معنی کی وضاحت کیلئے عربی اشعار کا استعمال بھی کرتے ہیں۔مثلاً مندرجہ بالا لفظ کلالہ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ورثتم قناة المجدلاعن كلالة

عن ابني مناف شمس وهاشم (44)

تم نے اپنے اباواجداد سے بزرگی حاصل کی ہے۔نہ کہ کلالہ سے

(لاولد ہو)اورتم نے یہ بزرگی مناف کے بیٹوں یعنی شمس اورہاشم

سے پائی ہے۔

4.7. مفسرین کے اقوال کی تردید:

علامہ ابن العربی بسا اوقات مفسرین کرام کے اقوال نقل کرکے سخت الفاظ میں رد کر دیتے ہیں مثلاً آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ (45) کی تفسیر کے ضمن میں درج ذیل تین اقوال ذکر کئے ہیں۔

الاول:انها منسوخة۔ الثاني:انها محكمة الثالث:انها نازلة في الوصية۔ "(46)

مختلف اقوال کی وجوہات بھی نقل کرتے ہیں۔لکھتے ہیں :

"وا کثر اقوال المفسرين وآثار اضعاف والصحيح انها مبنية استحقاق الورثة لنصيبهم و استحباب المشاركة لمن لانصيب له منهم بأن يسهم لهم من التركة ويذكر لهم من القول مايوئنسهم و تطيب به نفوسهم وهذا محمول على الندب" من وجهين احدهما: انه لو كان فرضا لكان ذلك استحقاقا في التركة ومشاركة في الميراث لاحد الجهتين معلوم ولآخر مجهول وذلك معاقض للحكمة ۔الثاني: ان المقصود من ذلك الصلة، ولو كان فرضاً يستحقونه لتنازعوا منازعة القطعية "(47)

اور اکثر مفسرین کے اقوال کثیر اوراس پر اثار بہت زیادہ ہیں، اور یہ صحیح ہے کہ اس کی بنیاد ورثاء کے ان کے حصہ کے حق پر ہے اور جن کا ان میں سے حصہ نہیں ہے ان کے لئے ترکہ میں حصہ نکالنا، یہ درست نہ ہے۔ایسے شرکاءسے نرم رویہ میں بات کی جائے اوران

44 Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p 346
45 An-Nisā,8
46 Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p 329
47 Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p 329

کو پیار و محبت عنایت کی جائے۔ یہ امور استحباب پر مبنی ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے اگر ان کا حصہ فرض ہو تا تو ان کو ترکہ سے لینے اور میراث میں شراکت دار ہونے کا حق حاصل تھا۔ دوسرا مقصود ان سے صلہ رحمی ہے کیونکہ ان کا حصہ فرض ہو تا تو وہ اپنے حق کے لئے قانونی جنگ لڑتے۔

4.8. رائے کا آزادنہ استعمال:

علامہ ابن العربی مالکی مسلک کے حامل ہیں اور اکثر بیشتر مالکی فقہاء کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔ تاہم بعض مقامات پر وہ مالکی فقہاء سے اختلاف رائے بھی رکھتے ہیں۔ مثلاً آیت وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا ([48]) کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

قال علماؤنا فرض الله علیه الاداء عند الدعاء اذا لم یدع کان ندب...... والصحیح عندی ان اداءها فرض لما ثبت عنه ﷺ انه قال انصر اخاك ظالماً او مظلوماً فقد تعین نصره باداء الشهادة التی هی عنده احیاء لحقه الذی امانة الانکار ([49])

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ پکارنے کے وقت ادا کرنا فرض ہے۔ اور اگر نہ پکارا جائے تو مستحب ہے۔ اور میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ یہ فرض ہے کیونکہ یہ نبی پاک سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ظالم ہو یا مظلوم ہو اس کی مدد کر۔ یہاں اس حدیث میں گواہی کے ذریعے مدد کرنے کا تعین کیا گیا ہے۔

مذکورہ مسئلہ میں مالکیہ حضرات کا مسلک استحباب کا ہے جبکہ ابن العربی فرض کے قائل ہیں۔

4.9. روایت حدیث اور ابن العربی:

علامہ ابن العربی روایت حدیث کے سلسلے میں انتہائی احتیاط کا دامن رکھتے ہیں اور اپنی تفسیر میں صرف احادیث صحیحہ سے ہی استدلال کرتے ہیں۔ عموماً حدیث کے ماخذ کا ذکر کر کے حدیث بیان کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر صرف حدیث کا متن اور بعض مقامات پر متن کے ساتھ صحابی کا نام ذکر کرتے ہیں۔ علامہ ابن العربی ضعیف احادیث کو پسند نہیں فرماتے اس سلسلے میں وہ لکھتے ہیں:

"وقد القیت الیکم وصیتی فی کل ورقة ومجلس ان لا تشتغلوا من الاحادیث بما لا یصح سنده۔"([50])

(میں نے تمہیں ہر ورق اور ہر مجلس میں یہ نصیحت کی ہے کہ ایسی حدیث کو مت زیر بحث لانا جس کی سند درست نہ ہو۔)

4.10. امام مالک کی تعریف و توصیف:

علامہ ابن العربی اپنی تفسیر میں امام مالک کی تعریف و توصیف بھی کرتے ہیں اور عام طور پر امام شافعی کے دلائل رد کرتے ہوئے ان پر اشارۃ تنقید بھی کر جاتے ہیں مثلاً سورۃ النساء کی آیت "ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا۔"([51]) کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"کل ما قال الشافعی او قیل عنه او وصف به فهو کله جزء من مالك ونخبة من بحره ومالك اوعی سمعا واثقب فهما وافصح لسانا وابرع بیانا وابدع وصفا ویدل علی ذلك مقابلة قوله بقول فی کل مسالة وفصل۔"([52])

---

[48] al-baqarah;282
[49] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 2, p. 257
[50] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p. 24
[51] An-Nisā :3
[52] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p

ہر وہ تعریف یا بات جو امام شافعی کے بارے میں کہی گئی ہے وہ امام مالک کے اوصاف کے مقابل میں جز ہے۔امام مالک سماعت کے میدان کے شہسوار، فہم کے بادشاہ، افصح اللسان، عمدہ بیان اور بدیع اوصاف کے مالک ہیں۔

4.11. اختصار:

ابن العربی عام طور پر آیات کی انتہائی مختصر تفسیر فرماتے ہیں پہلے مسئلہ کے بارے میں آئمہ متقدمین کے اقوال نقل کر کے بعد ازاں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض اوقات تفسیر میں اتنا اختصار پایا جاتا ہے کہ مفہوم سمجھنے میں بھی دقت پیش آتی ہے اور تفصیل کیلئے اپنی دیگر کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں مثلاً:

۱۔ قول باری تعالیٰ: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَالخ۔"([53]) کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قال بعض علمائنا هذه الآية دليل على الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وان ادجى الى قتل الامر به وقد بيناه فى كتاب مشكلين الامر بالمعروف والنهى عن المنكر آياته واخباره وشروطه وفائدته وسنشير الى بعضه هاهنا۔" ([54])

۲۔ قول باری تعالیٰ: "وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى۔" ([55]) کی تفسیر کرتے ہوئے ساتویں مسئلہ کے تحت لکھتے ہیں:

رواية اشهب عن مالك تدل ان مذهبه التعليق بشرائع الماضين فى الاحكام والآداب وقد بيناه فى اصول الفقه۔([56])

اشہب کی امام مالک سے روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ احکام و آداب کے مسائل میں امام مالک کا مذہب سابقہ شرائع کے ساتھ معلق ہے۔جس کی تحقیق ہم نے اصول الفقہ میں بیان کی ہے۔الغرض احکام القرآن لابن العربی فقہ مالکی کے نقطہ نظر کے مطابق بہت کی اہمیت کی حامل ہے۔کیونکہ مابعد مالکی فقہاء احکام القرآن لابن العربی کو ہی ماخذ تسلیم کرتے ہیں۔

5. نتائج تحقیق:

احکام القرآن لابن العربی کا مطالعہ کرنے سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. قرآن شریعت اسلامیہ کا بنیادی اور اولین ماخذ ہے اور دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق عملی زندگی گذارنے کے لئے قرآن کا مطالعہ اور تفسیر بہت ہی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی تفہیم کے لئے مختلف مسالک کے علماء تفاسیر لکھی ہیں۔ان میں سے فقہ کے عنوان پر ابن العربی نے احکام القرآن کے نام سے لکھی ہے۔
2. احکام القرآن لابن العربی کے تحقیقی مطالعہ و تحقیق کے بعد یہ بات عیاں ہوئی کہ تفسیر قرآن کے حوالہ سے متعلقہ علوم وفنون جو کہ تفسیر کے لئے علوم ضروری ہیں ان میں نہ صرف واقفیت بلکہ مہارت تامہ رکھتے تھے۔
3. احکام القرآن کے مطالعہ کے بعد یہ نکتہ عیاں ہوا ہے کہ کسی بھی مسلک کی نمائندہ تفسیر پڑھنے سے قبل مفسر کے مسلک کی بیان کردہ فقہی مباحث، اصول وضوابط اور قواعد فقہیہ کا جاننا ضروری ہے۔

---
[53] Ali 'Imran:p 21
[54] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1, p266
[55] Ali 'Imran: 36
[56] Ibn al-Arabi, Ahkam al-Qur'an, vol. 1 p 271

4. ابن العربی فقہی اختلافات کو کبھی اشارہ اور کبھی تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ فقہی مباحث میں دیگر آئمہ کے اقوال ذکر کرنے کے بعد امام مالک کے قول کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن چند مقامات پر امام مالک کے مختلف اقوال نقل کر کے نیچے اپنی رائے کا بھی اظہار کر دیتے ہیں۔ امام مالک کی تفسیر سے متعلقہ راویوں مثلا مطرف، ابن ماجشون اور سحنون کے اقوال نقل کرتے ہیں اور ان میں تعارض دور کر کے تطبیق کا رجحان پیدا کرتے ہیں۔ جبکہ ابن العربی نے چند مسائل میں مالکیہ مسلک سے ہٹ کر اجتہاد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔
5. قاضی ابن العربی نے تفسیر کے ضمن میں سور اور آیات کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ اور پھر ابن العربی آیت کے ضمن میں مسائل کی تعداد بھی بیان کرتے ہیں۔
6. ابن العربی لغوی، صرفی و نحوی مباحث کو تفسیر کے ضمن میں لاتے ہیں۔ جیسے آیت مصارف زکوۃ میں ابن العربی نے للفقراء کی لام کے بارے میں مختلف اقوال ذکر کئے ہیں۔ ابن العربی نے اکثر مقامات پر فقہی مباحث کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ صرفی و نحوی مسائل کو وہاں ذکر کرتے ہیں جہاں تفسیر کے ضمن میں ضروری ہیں۔
7. ابن العربی نے تفسیر میں خیر الامور اوسطھا کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ ابن العربی نے تفسیر کو غیر ضروری مباحث سے تفسیر کو محفوظ رکھا ہے۔

6. سفارشات:

1. قرآن کی تفسیر کو سمجھنے کے لئے قاری کی عربی زبان پر گرفت ہونی چاہیے۔ لہذا احکام القرآن کے مطالعہ کے بعد اس بات کی سفارش کی جاتی ہے کہ عربی تفاسیر پر تحقیق کرنے کے لئے لازم ہے کہ محقق کو عربی زبان کی بنیادی سمجھ بوجھ ہونی چاہیے۔ اس ضمن میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر عربی گرائمر اور لغت کے کورسز شامل نصاب ہونے چاہییں۔
2. بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کے لئے مختلف مسالک کی فقہی تفاسیر پر تحقیقی کام کرنا چاہئے۔ مختلف مسالک میں مشترک امور کو منصہ شہود پر لا کر مسلکی ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہئے۔
3. تفسیر احکام القرآن لابن العربی کا اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت ہے۔ احکام القرآن لابن العربی، جیسی تفسیر کو جامعات کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے نصاب میں شامل کرنیکی ضرورت ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)